

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-8 ایس سی آر

یونین آف بھارت اور دیگران

بنام

ایس۔ کے۔ سیگل اور دیگران

15 نومبر 2006

(ایچ کے سیم اور پی کے بالاسبرامین، جسٹس صاحبان)

قانون ملازمت-ترقی-ملازمت کی شرائط و ضوابط کے متعلق قواعد-ملازمت قواعد سے باہر
قاعدوں کو چیلنج کئے بغیر ترقی کا دعویٰ کرتا ہوا۔- ٹریبونل کا قواعد کی ختم کئے بغیر عطا کرنا-صحیح ہونا-منعقد:
ٹریبونل نے داد رسی دینے میں اپنے دائرہ اختیار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قواعد کے منڈیٹ کی
خلاف ورزی کی-اس طرح کے احکامات اس عدالت کو پابند نہیں کریں گے-غیر قانونی فیصلوں کو برقرار
رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی-اس طرح، ٹریبونل کے حکم کو منسوخ کر دیا گیا-سینٹرل گراؤنڈ واٹر بورڈ
(سائنٹیفک گروپ 'اے' پوسٹس) بھرتی کے قواعد، 1995-

نظیر-نظیر پابندی کی ضرورت، منعقد: فیصلہ ایک مثال بن جاتا ہے جب یہ قانون کا فیصلہ ایکٹ کے
مطابق کرتا ہے اور قانون اور قواعد کے منافی قواعد و ضوابط کا فیصلہ ایک مثال نہیں بنتا ہے۔

سینٹرل گراؤنڈ واٹر بورڈ (سائنٹیفک گروپ 'اے' پوسٹس) بھرتی رولز، 1995 کے کالم 12 کے
ساتھ پڑھے جانے والے قاعدہ 7(2)(ب) کے مطابق، سائنسدانوں کے عہدے پر ترقی کے لیے
ڈیپوٹیشنسٹ گریڈ 'سی' روپے کے پیمانے پر-3000-4500 روپے کے پیمانے میں 8 سال کا تجربہ
درکار ہے-2000-3500 بطور جونیئر ہائیڈرولوجسٹ باقاعدگی سے جبکہ محکمہ جاتی امیدوار روپے کے
پیمانے پر کام کر رہے ہیں-2200-4000 کو گریڈ 'بی' میں 5 سال کی باقاعدہ خدمت درکار

ہے۔ جونیر ہائیڈرو جیولوجسٹ، جونیر جیوفزسٹ کیمسٹ اور ہائیڈرو میٹرو لوجسٹ کے طور پر کام کرنے والے جواب دہندگان نے 2200-4000 روپے کے پیمانے پر گریڈ 'بی' میں 5 سال کی خدمت مکمل نہیں کی۔ لیکن پہلے ہی 2000-3500 روپے کے پیمانے پر 8 سال کی خدمت مکمل کر چکے تھے۔ انہوں نے روپے کے پیمانے پر گریڈ 'سی' کے عہدوں پر ترقی کا دعویٰ کیا۔ 3000-4500، جیسا کہ ڈیپوٹیشنسٹس کے معاملے میں ہوتا ہے۔ ٹریبونل نے ضابطوں کو ختم کیے بغیر درخواست کی اجازت دے دی۔ عدالت عالیہ نے اس حکم کو برقرار رکھا۔

ان ایپلوں میں جو سوال زیر غور آیا وہ یہ تھا کہ کیا ملازمت کی شرائط پر حکمرانی کرنے والے قواعد کے مینڈیٹ کو قواعد کو چیلنج کیے بغیر اور انہیں ختم کیے بغیر نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔

ایپلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1.1 سنٹرل گراؤنڈ واٹر بورڈ (سائنٹفک گروپ 'اے' پوسٹس) بھرتی کے قواعد، 1995 کو امتیازی یا الٹرا ویر کے طور پر کوئی چیلنج نہیں کیا گیا تھا، قواعد کے اصول 7(2) (ب) سے بہت کم۔ جواب دہندگان نے خود واضح طور پر اعتراف کیا کہ انہوں نے سائنسدانوں 'بی' کے طور پر 5 سال تک کام نہیں کیا تھا، جو کہ قواعد کا مینڈیٹ ہے اور اس لیے ٹریبونل نے اپنے دائرہ اختیار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جواب دہندگان کو راحت دیتے ہوئے قواعد کے مینڈیٹ کی توہین کی۔ یہ طے شدہ اصول ہے کہ کوئی مینڈمس جاری نہیں کیا جاسکتا جو ایکٹ اور قواعد کے منافی ہو۔ (1170-بی-ایف)

ریاست یو۔ پی۔ بنام ہریش چندر، (1996) 9 ایس سی سی 309 اور یونین آف بھارت بمقابلہ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز اور دیگر، (2002) 5 ایس سی سی 295، پراٹھار کیا۔

1-2۔ قواعد کے اختیارات کو چیلنج کی عدم موجودگی میں، یہ عرض کرنا کہ ڈیپوٹیشنسٹوں اور محکمہ جاتی امیدواروں نے افسران کا ایک طبقہ تشکیل دیا ہے اور اس طرح قواعد کے تحت طبقے کے اندر کوئی طبقہ بنانا جائز نہیں ہوگا، قبول نہیں کیا جاسکتا۔ (1170-جی-ایچ)

ایس جی جے سنگھانی بنام یونین آف بھارت اور دیگر، (1967) 2 ایس سی آر 703، حوالہ دیا گیا۔

1-3۔ عدالت عالیہ کے ان فیصلوں پر انحصار کرنے والے جواب دہندگان جن میں اسی طرح کے سوالات اٹھائے گئے تھے اور راحت دی گئی تھی اور احکامات پر عمل درآمد کیا گیا تھا، نے کہا کہ عدالت عالیہ کے منظور کردہ حکم نامے میں خلل نہیں ڈالا جاسکتا، اسے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح کے احکامات، اگر کوئی ہوں تو، قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں، احکامات پر عمل درآمد کے باوجود اس عدالت کو پابند نہیں کریں گے۔ غیر قانونی فیصلوں کو برقرار رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کوئی ایسا فیصلہ جو قانون اور قواعد کے منافی ہو، کوئی مثال نہیں بنتا۔ فیصلہ ایک مثال بن جاتا ہے جب وہ قانون اور قواعد کے مطابق قانون کا فیصلہ کرتا ہے۔ نیز وہ احکامات جن پر انحصار کیا گیا تھا اس عدالت کے سامنے اپیلوں میں چیلنج کے تحت ہیں اور زیر التواء ہیں۔ (1171-اے-ڈی)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2005 کی دیوانی اپیل نمبر 2600-2601۔

چنڈی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے مورخہ 22.08.2003 اور 27.02.2004 کے فیصلوں اور احکامات سے۔ سی ڈبلیو پی نمبر-13192/2003 اور آراے نمبر 13/2004 میں سی ڈبلیو پی نمبر-13192/2003 بالترتیب ہے۔

اے ایس راوت، اے اے جی، ٹی ایس دوپیا، ایس وسیم اے قادری، محترمہ سنیتا شرما، ڈی ایس مہرا، منوج سوروپ، ایس کے نندی، انکور متل، جاوید ایم راؤ، شاہد علی راؤ، آرسنہتھان کرشنن، محترمہ کے رادھارانی، پروین کے پانڈے، پی۔ وجے کمار، ڈی مہیش بابو، جے کے بھائیہ، پرکاش شریواستو، کے ایس رانا اور ڈاکٹر کیلاش چند موجود پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

ایچ کے سیما، جسٹس ان اپیلوں میں چیئرمین عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے منظور کردہ 22.8.2003 اور 27.2.2004 کے احکامات کو ہے جو مرکزی انتظامی ٹریبونل (سی اے ٹی) کے ذریعے جواب دہندگان کی درخواست کی اجازت دینے والے 30.10.2002 کے حکم کی تصدیق کرتے ہیں۔

مختصر بیان میں، حقائق اس طرح ہیں:

جواب دہندگان جونیر ہائیڈرو جیولوجسٹ، جونیر جیوفزسٹ کیمسٹ اور ہائیڈرو میٹرو لوجسٹ (سائنٹسٹ گریڈ 'بی') کے طور پر کام کر رہے تھے۔ سائنٹسٹ گریڈ 'سی' کے عہدوں پر ترقی کے لیے ان کے مقدمات کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ محکمہ جاتی امیدوار کو کم از کم 5 سال میں سائنٹسٹ گریڈ 'بی' کے طور پر 2200-4000 روپے کے پیمانے پر ڈالنا چاہیے تھا۔ قاعدہ 7(2) (ب) کے مطابق سنٹرل گراؤنڈ واٹر بورڈ (سائنٹفک گروپ 'اے' پوسٹس) بھرتی کے قواعد، 1995 (اس کے بعد 'قواعد') کے کالم 12 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ہم بعد میں مناسب وقت پر قواعد سے نمٹیں گے۔

ٹریبونل کے سامنے جو شکایت اٹھائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ ڈیپوٹیشنسٹ جن کے پاس 8 سال کا تجربہ

ہے۔ کو 2000-3500 روپے کے پیمانے پر سائنٹسٹ گریڈ 'C' کے طور پر ترقی دینے کی اجازت دی گئی۔ جبکہ 3000-4500 روپے کے پیمانے پر کام کرنے والے محکمہ جاتی امیدواروں کے معاملے میں۔ 2200-4000 گریڈ 'سی' میں ترقی کے لیے گریڈ 'بی' میں باقاعدہ 5 سالہ خدمت کرنے کے لیے اسے لازمی قرار دیا گیا تھا اور اس لیے یہ امتیازی سلوک ہے۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ اگرچہ جواب دہندگان نے 2200-4000 روپے کے پیمانے پر گریڈ 'بی' میں 5 سال کی خدمت مکمل نہیں کی ہے۔ وہ پہلے ہی 2000-3500 روپے کے پیمانے پر 8 سال کی خدمت مکمل کر چکے ہیں۔ اور گریڈ 'سی' 3000-4500 روپے کے عہدوں پر ترقی کے حقدار ہیں۔ جیسا کہ ڈیپوٹیشنسٹس کے معاملے میں ہوتا ہے۔

ٹریبونل کا خیال تھا کہ اہلیت کی شرط یہ ہے کہ محکمہ جاتی امیدواروں کے لیے سائنٹسٹ گریڈ 'سی' کے عہدے پر ترقی 5 سال کی باقاعدہ خدمت مکمل ہونے کے بعد ہی کی جاسکتی ہے۔ 2200-4000، جبکہ ڈیپوٹیشن پر امیدواروں کے لیے، 8 سال کی خدمت کی شرط 2200-3500 روپے کے پیمانے پر گریڈ 'C' کے عہدوں پر ترقی کے لیے 2000-3500 محکمہ جاتی امیدواروں اور ڈیپوٹیشنسٹوں کے درمیان امتیازی سلوک ہے۔ ٹریبونل کے مطابق، اس لیے ایک ہی گریڈ میں ترقی کے خواہاں یکساں قابلیت رکھنے والے امیدواروں کے دو سیٹوں کو کسی خاص گریڈ میں خدمت کی لمبائی کے لحاظ سے اہلیت کے مختلف معیارات کو پورا کرنے کی ضرورت صرف اس بنیاد پر نہیں ہو سکتی کہ امیدواروں کا ایک سیٹ محکمہ جاتی امیدوار ہیں اور امیدواروں کا دوسرا سیٹ ڈیپوٹیشنسٹ ہیں۔ ٹریبونل کی مزید رائے تھی کہ ڈیپوٹیشنسٹوں پر لاگو ہونے والے قواعد محکمہ جاتی امیدواروں پر بھی لاگو ہونے چاہئیں، اگر بصورت دیگر، قابلیت یکساں ہیں۔ مذکورہ بالا نظریے کی بنیاد پر، ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دی اور جواب دہندگان، اپیل کنندگان) کو ہدایت کی کہ وہ درخواست دہندگان کو سائنٹسٹ گریڈ 'سی' 2000-3500 روپے کے عہدے پر ترقی دینے پر غور کریں جس تاریخ سے انہوں نے 8 سال کی خدمت مکمل کی ہے۔ حالانکہ قواعد کو ختم کیے بغیر۔

عزم کے لیے جو بنیادی سوال اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کیا سروس کی شرائط پر حکمرانی کرنے والے مخصوص قواعد کو قواعد کو چیلنج کیے بغیر اور قواعد کے مینڈیٹ کو چیلنج کی عدم موجودگی میں اور انہیں ختم کیے بغیر نظر انداز کیا جاسکتا ہے؟

قواعد کا قاعدہ 7(2)(ب)، جو موجودہ مقاصد کے لیے متعلقہ ہے، درج ذیل ہے:

"قاعدہ 7(2)(ب): جن محکمہ جاتی افسران نے متعلقہ تخمینہ کاری میں شیڈول کے کالم (12) میں متعین مطلوبہ باقاعدہ خدمات انجام دی ہیں، ان کی سفارش بورڈ آف اسسمنٹ کے ذریعے کی جاسکتی ہے جو شیڈول کے کالم (13) میں متعین افسران پر مشتمل ہوتا کہ اگلے اعلیٰ تخمینہ کاری میں ترقی دی جا سکے۔ ترقی کے لیے افسران کی موزونیت کا تخمینہ کاری لیتے وقت، اسسمنٹ بورڈ ان کی قابلیت، کارکردگی، قابلیت اور سناریائی کو مد نظر رکھے گا۔ انتخاب خفیہ رپورٹس اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔ تاہم، اسسمنٹ بورڈ، اپنی صوابدید پر، غیر حاضری میں ایسے افسر کی امیدواری پر تخمینہ کاری کر سکتا ہے جو انٹرویو کے لیے خود کو پیش کرنے سے قاصر ہو۔ اسسمنٹ بورڈ ان افسران کی فہرست تیار کرے گا جن مشخصہ اگلے اعلیٰ تخمینہ کاری میں ترقی کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ جہاں تک بھارت یا بیرون ملک (ایف آر 51 کے تحت) تربیت حاصل کرنے والے افراد کا تعلق ہے، انہیں اگلے اعلیٰ درجے میں ترقی دی جائے گی جس تاریخ سے ان کی ترقی ہوتی اگر وہ درج ذیل شرائط کی تکمیل کے ساتھ تربیت پر آگے نہ بڑھتے:-

(1) اس طرح کی تربیت کی مدت کو ایف آر 9(6)(ب) کے تحت ڈیوٹی سمجھا جاتا ہے۔

(ii) انہیں اگلے اعلیٰ درجے میں ترقی کے لیے منظوری دے دی گئی ہے۔

(iii) ان کے تمام سینئرز، سوائے ان کے جنہیں مخصوص گریڈ میں ترقی کے لیے نااہل سمجھا جاتا

ہے، کو اس گریڈ میں ترقی دی گئی ہے۔

مزید کالم 12 پڑھتا ہے:

"ہائیڈرولوجی ڈسپلن کے لیے: پروموشن: جونیئر ہائیڈرولوجسٹ جس نے باقاعدگی سے تقرری کے بعد گریڈ میں 8 سال کی خدمت انجام دی ہے۔
دیگر مضامین کے لیے:

پروموشن: گریڈ میں 5 سال کی باقاعدہ خدمت کے ساتھ سائنسدان 'بی'۔
ڈیپوٹیشن پر منتقلی: (بشمول قلیل مدتی معاہدہ): مرکزی/ریاستی حکومتوں کی یونیورسٹیوں/تسلیم شدہ تحقیقی اداروں، پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگنز/قانونی یا خود مختار تنظیموں کے تحت افسران:-

(a)(i) باقاعدگی سے یکساں عہدوں پر فائز رہنا، یا
(ii) 5 سال کی باقاعدہ خدمت کے ساتھ 2200-4000 روپے کے پیمانے پر۔ یا اس کے مساوی؛ یا

(iii) 2000-3500 روپے کے پیمانے میں عہدوں پر 8 سال کی باقاعدہ خدمت کے ساتھ۔ یا اس کے مساوی؛ اور
(ب) کالم (8) کے تحت براہ راست بھرتی کے لیے مقرر کردہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کا حامل ہونا۔

(فیڈر گریڈ میں محکمہ جاتی افسران جو براہ راست ترقی کی لائن میں ہیں، ڈیپوٹیشن پر تقرری کے لیے غور کے اہل نہیں ہوں گے۔ اسی طرح، ڈیپوٹیشنسٹ ترقی کے ذریعے تقرری کے لیے غور کے اہل نہیں ہوں گے)۔

(ڈیپوٹیشن کی مدت بشمول مرکزی حکومت کی اسی یا کسی دوسری تنظیم/محکمے میں اس تقرری سے فوراً پہلے منعقد ہونے والے کسی دوسرے سابق کیڈر کے عہدے پر ڈیپوٹیشن کی مدت 3 سال سے زیادہ نہیں ہوگی)۔

ڈیپوٹیشن پر منتقلی کے ذریعے تقرری کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر کی حد درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ پر 56 سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔

اصول کا مینڈیٹ، جیسا کہ اوپر دیکھا گیا ہے، واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ گریڈ 'سی' کے عہدے پر ترقی کے لیے ڈیپوٹیشنسٹوں کو باقاعدہ بنیاد پر جونیئر ہائیڈرولوجسٹ کے طور پر 8 سال کا تجربہ درکار ہوتا ہے جبکہ محکمہ جاتی امیدواروں کو گریڈ میں 5 سال کی باقاعدہ خدمت مکمل کرنی ہوگی۔ گریڈ 'بی' 2000-4000 روپے کے پیمانے پر۔

ہمیں ٹریبونل کے سامنے یہاں مدعا علیہان کی طرف بذریعہ دائر کی گئی پوری عرضی پر غور کیا گیا ہے۔ قواعد کو امتیازی سلوک یا الٹرا ویر کے طور پر چیلنج کرنے کی کوئی سرگوشی بھی نہیں ہے، قواعد کے اصول 7 (2) (ب) سے بہت کم ہے۔

اسی طرح، پیرا گراف 4، شق (v) میں، درخواست گزاروں (یہاں جواب دہندگان) نے درج ذیل بیان کیا ہے:

"(v) کہ درخواست گزاروں نے بطور سائنسدان - بی نے 5 سال کی باقاعدہ خدمت مکمل نہیں کی ہے۔ درخواست گزاروں نے باقاعدگی سے یکساں عہدوں پر 5 سال سے کام نہیں کیا ہے۔ درخواست گزاروں نے بھی 2200-4000 روپے کے پیمانے کے عہدے پر باقاعدہ بنیاد پر 5 سال کی خدمت نہیں کی ہے۔ تاہم، درخواست گزاروں نے یقینی طور پر 8 سال سے زیادہ عرصے تک اس عہدے پر 2000-4000 پر مستقل طور پر کام کیا ہے۔ کو یقینی طور پر 2000-3500 کے پیمانے پر پوسٹ میں باقاعدہ خدمت کے مساوی سمجھا جاسکتا ہے۔

لہذا، یہ واضح طور پر جواب دہندگان کی طرف سے خود تسلیم شدہ معاملہ تھا کہ انہوں نے

سائنسدانوں 'بی' کے طور پر 5 سال تک کام نہیں کیا تھا، جو کہ قواعد کا مینڈیٹ ہے اور اس لیے ٹریبونل نے اپنے دائرہ اختیار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جواب دہندگان کو ریلیف دے کر قواعد کے مینڈیٹ کی توہین کی۔ اب یہ قانون کا طے شدہ اصول ہے کہ کوئی مینڈمس جاری نہیں کیا جاسکتا جو ایکٹ اور قواعد کے منافی ہو۔ دیکھیں اسٹیٹ آف یو۔ پی۔ بنام ہریش چندر، (1996) 9 ایس سی سی 309؛ یونین آف بھارت بمقابلہ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز اینڈ این آر۔، (2002) 5 ایس سی سی 294۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے ماہر وکیل جناب منوج سوروپ نے دلیل دی کہ ڈیپوٹیشنسٹوں اور محکمہ جاتی امیدواروں نے افسران کا ایک طبقہ تشکیل دیا ہے اور اس لیے قواعد کے تحت طبقے کے اندر کوئی بھی طبقہ بنانا جائز نہیں ہوگا۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایس جی جے سنگھانی بمقابلہ یونین آف بھارت اور دیگر، (1967) 2 ایس سی آر 703 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا۔ قواعد کے اختیارات کو چیلنج نہ ہونے کی صورت میں یہ دلیل جواب دہندگان کے لیے کوئی مددگار نہیں ہوگی۔

جواب دہندگان کے ماہر وکیل نے راجستھان عدالت عالیہ کے مختلف فیصلوں کا بھی حوالہ دیا جس میں اسی طرح کے سوالات اٹھائے گئے تھے اور عدالت عالیہ کے ذریعے راحت دی گئی تھی اور عدالت عالیہ کے احکامات پر عمل درآمد کیا گیا تھا۔ ان کے مطابق، راجستھان عدالت عالیہ کے فیصلوں کے سلسلے کو مد نظر رکھتے ہوئے، موجودہ معاملے میں عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کیے گئے حکم نامے میں خلل نہیں ڈالا جاسکتا۔ ہم اس طرح کی پیشکشوں سے بالکل متاثر نہیں ہیں۔ اس طرح کے احکامات، اگر کوئی ہوں تو، قوانین کے نفاذ کے باوجود ہمیں پابند نہیں کریں گے۔ ان احکامات کو ان اپیلوں میں بھی چیلنج کیا گیا ہے جو ٹی پی (سی) نمبر 197 سے 220 میں اس عدالت میں منتقل کی گئی ہیں اور زیر التواء ہیں۔ مزید برآں، غیر قانونی فیصلوں کو برقرار رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کوئی ایسا فیصلہ جو قانون اور قواعد کے منافی ہو، کوئی مثال نہیں بنتا۔ فیصلہ ایک مثال بن جاتا ہے جب وہ قانون اور قواعد کے مطابق قانون کا فیصلہ کرتا ہے۔

نتیجے میں، ٹریبونل کی طرف سے او اے 422/2002 میں منظور کردہ 30.10.2002 کا حکم اور 2003 کے سی ڈبلیو پی نمبر 13192 میں منظور کردہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جواب دہندگان کی طرف سے دائر کردہ او اے نمبر 422/2002 کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ اپیلوں کی اجازت ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

این۔ جے اپیل کی اجازت ہے۔